تبلیغ و اشاعت میں بھرپور کوشش فرمائی تو اللہ تعالےٰ نے ان کو کامیابی سے ہمکنار فرمایا نجد کے ایک والی کی سمجھ میں بات آگئی۔ نتیجہ وہی نکلا جو قرونِ اولیٰ میں نکل چکا تھا یعنی توحید خالص پر عمل پیرا ہونے والوں کو دنیوی ترقی سے بھی بہرہ ور فرمایا گیا۔ اور مادہ پرست یہ دیکھ کر حیران ہیں کہ نجد کے اس درویش کی قائم کردہ جماعت آج بھی عرب کے وسیع خطے پر اسلامی طرز کی ایسی حکومت کر رہی ہے جو بجا طور پر سب دنیا میں بہتر اور اس کی رعایا کا کردار من حیث المجموع کرہ عالم کے سب افراد سے برتر ہے!

بارہویں صدی ہجری کے اس مجدد کی بہترین تصنیف کتاب التوحید الذی ھو حق اللہ علی العبید ہے جس کو اس مصلح اعظم کی دعوت کی بنیاد کہنا چاہیئے۔ جو واقعۃً اپنے موضوع پر بے نظیر ہے قریباً ستر عنوان ہیں۔ ہر عنوان کے لئے پہلے قرآنی دلائل لائے گئے ہیں۔ پھر احادیث ذکر کی ہیں۔ پھر ہلکے پھلکے اور چھوٹے چھوٹے عام فہم جملوں میں احادیث سے متخرجہ مسائل متعلقہ توحید، عقائد اور معاشرت پیش کئے گئے ہیں اس طرح کہ سلیم فطرت اس کو جلد قبول کرے۔

ترجمہ کی عمدگی کے لئے مولانا محمد سورتی مرحوم و مغفور کا نام نامی کافی ہے۔ جو نہایت شستہ اور رواں ہے، جا بجا وضاحتی نوٹ بڑے کام کے ہیں۔ شروع میں بیس صفحے کا مقدمہ ہے۔ جو موضوع کتاب کی اہمیت، مصنفؒ کے مختصر سوانح حیات اور ان کی دعوت پر مشتمل ہے مترجم مرحوم نے اس کتاب کو بڑے جذبہ اخلاص سے شائع کیا تھا۔ مگر پھر ایک وقت آیا کہ ناپید ہوگئی تھی۔ نور محمد اصح المطابع کا یہ کارنامہ قابل صد تحسین ہے کہ انہوں نے دوبارہ اسے شائع کر دیا ہے۔ کتاب اس قابل ہے کہ ہر ارد و دان تک یہ پہنچے ــــ اس کے مطالعے سے وہ بہت سی غلط فہمیاں خود بخود دور ہوں گی جو مفاد پرستوں نے اس مظلوم مصلح کے متعلق پھیلا رکھی ہیں۔

سرسری نظر میں بعض مطبعی اغلاط نظر آئیں مثلاً ص۴۷ میں " این کنتم " اینما کنتم چاہیئے مختار کی جگہ مختارۃ (کتاب کا نام ہے) ہونا چاہیئے۔ تصحیح کا معاملہ واقعی بہت مشکل ہے تاہم آئندہ ایڈیشن میں تصحیح پر ذرا گہری نظر ڈالی جائے۔